تھے بڑے صاحب علم مفتی سعید
اب نہ ہوگی اس عالم میں ان کی دید
ہوتی تھی جب رمضان میں آپ کی حاضری
دید آپ کی ہوتی تھی ہمارے لئے تو مثل عید

(سلام لاجپوری)

فقہی مجالس

مفسر قرآن، محدث کبیر، فقیہ النفس، سابق شیخ الحدیث ام المدارس دار العلوم دیو بند حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری رحمہ اللہ کے علمی افادات

حصہ اول

قسط دوم

مرتب

عبد السلام ابراہیم مارویا، لاجپوری

خادم مسجد قبا، اسٹامفورڈ ہل، لندن

مروجہ طریقہ نے علم کو بہت نقصان پہنچایا ہے

عرض۔انڈیا میں ہماری بستی میں جو دارالعلوم ہے اس میں تقریباً سو طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں جن میں سے تقریباً اسی بچے مقامی ہیں، اپنے کھانے پینے کا نظم وہ خود کرتے ہیں۔

ارشاد۔یہی صحیح طریقہ ہے، یہ جو بچوں کو مفت کھلانے کا طریقہ ہے اس نے علم کو نقصان پہنچایا ہے، اور یہ فرض کرلیا ہے کہ ہر لڑکے کا باپ غریب ہے، لہذا زکوۃ لاؤ یہ غلط ہے، وہی باپ لڑکی کی فیس دیتا ہے اور لڑکے کو زکوۃ دلاتا ہے، ہاں اگر کوئی واقعی غریب ہے تو اس کے لئے اللہ نے ایک فنڈ رکھا ہے مگر ہر طالب علم کو غریب کیوں مان لو، یہاں (برطانیہ میں) دیکھو! مدارس میں مدرسہ والے طلباء سے فیس لیتے ہیں، اور پرائیویٹ اسکول میں اسکول والے فیس لیتے ہیں، تو ان کو ہر تھوڑے عرصہ بعد والدین کو بلانا پڑتا ہے، بچے کو انہوں نے کیا تعلیم دی بچہ کیسا پڑھ رہا ہے ان کو بتانا پڑتا ہے، نیز والدین کو اگر کوئی اعتراض ہو تو انتظامیہ کو اس کا جواب دینا پڑتا ہے۔

اب ہمارے یہاں انڈیا میں مدرسہ میں ایسا نظام ہے کہ مدرسے والے سے مدرسے میں آکر کوئی والدین اپنے بچے کے متعلق کچھ پوچھ ہی نہیں سکتا، کیوں نہیں پوچھ سکتا؟ مہتمم کہے گا کہ تو نے کیا دیا ہے جو تو پوچھ رہا ہے، تو تو مفت میں پڑھا رہا ہے، تیرے بیٹے کو ہم نے کھلایا، ہم نے پالا پوسا کیا یہ کچھ کم ہے، دفع

ہو یہاں سے،تو یہ طریقہ ہی غلط چل پڑا ہے، جب باپ بیٹے کی تعلیم پر پیسے خرچ کرتا ہےتو وہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ میں نے اتنے پیسے خرچ کئے آپ نے اسے کیا پڑھایا، کیا سکھایا، نیز مہتمم کو ہر امتحان میں رزلٹ باپ کو بھیجنا پڑے گا،اب ہمارے مدرسے میں تو باپ کو کچھ لینا دینا ہی نہیں بیٹے کے رزلٹ سے،ایک اور طریقہ بھی مدرسے میں غلط ہے وہ ہے طلباء کو درسی کتابیں دے کر واپس لے لینا،ایک مرتبہ تو ہمارے حضرت نے طلباء کولحاف دے کر واپس لے لیا تھا۔

للہ کا صحیح مفہوم

عرض۔ ہمارے بھائی ایک دار العلوم چلاتے ہیں اور وہ صرف للہ رقم سے چلتا ہے۔

ارشاد۔ ہر رقم ہی للہ ہے،للشیطان تو کوئی رقم ہے ہی نہیں،فرمایا ایسی ہی ایک غلط فہمی لوگوں میں اور ہے وہ یہ کہ اگر کوئی مدرس مدرسے سے تنخواہ نہیں لیتا تو کہتے ہیں کہ فلاں مدرس فی سبیل اللہ کام کرتا ہے،تو کیا جو مدرس مدرسہ سے تنخواہ لیتا ہے وہ فی سبیل الشیطان کام کرتا ہے،تنخواہ لینا مفتیوں نے کہا کہ جائز ہے،تو جو تنخواہ لے رہا ہے وہ بھی فی سبیل اللہ ہی کام کرر ہا ہےاور جو تنخواہ نہیں لیتا وہ بھی فی سبیل اللہ کام کرتا ہے، یہ جملے ہی غلط ہے،ہاں! تنخواہ لینا جائز نہ ہوتا اور ایک آدمی تنخواہ لے کر کام کرتا تو ایسی کوئی تفریق کر سکتے تھے،اسی طرح کوئی امام مسجد ہے اور تنخواہ لے کر نماز پڑھاتا ہے تو یہ عمل جائز ہے،اور اگر کوئی امام بغیر تنخواہ کہ نماز پڑھا رہا ہے تو

کیا یہ کہیں گے کہ جو بغیر تنخواہ کہ نماز پڑھارہا ہے وہ فی سبیل اللہ پرھارہا ہے اور جو تنخواہ لے کر پڑھارہا ہے وہ فی سبیل الشیطان پڑھارہا ہے، یہ سب جملے ہی غلط چل نکلے ہیں۔

مدرسے دو طرح کے ہیں

سوال۔تبلیغی جماعت کے لئے دعوت وتبلیغ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، یہ درست ہے۔

جواب۔ مدرسے دوطرح کے ہیں ایک مدرسہ ہے اسٹیبلشٹ کہ جما ہوا ہے اور دوسرا ہے موبائل مدرسہ، یہ جو تبلیغی جماعت گھومتی ہیں یہ موبائل مدرسہ ہے، کیونکہ جس گاؤں ،جس محلّہ میں گئے وہاں ٹھہرے اہل محلے کو جمع کیا ان کو تو کوئی بات دین کی نہیں کہی ،بس ایک ہی رٹ ہوتی ہے نکلو،نکلو،نکلو،نکلو یہی کہتے ہیں اس کے علاوہ تو کوئی بات ان سے کہی نہیں ، پندرہ آدمی تیار ہوئے اب ان کو لے کر چلے ہیں جگہ جگہ، گاؤں گاؤں محلّہ محلّہ اوران کومسجد کا ماحول دکھاتے ہیں،ان کو نماز سکھاتے ہیں، فضائل کی کتابیں سناتے ہیں، کیوں؟ اگر یہ اپنے گھر رہتے تو وہاں وہ دین نہیں سیکھ سکتے تھے، اب یہ چالیس دن فارغ کرکے نکلے ہیں تو کچھ نہ کچھ دین سیکھ لیں گے، یہ جتنے آدمی نکلے ہیں ان میں ایک معلم ہے ان کا، دوسرے سب متعلم ہے، یہ موبائل مدرسہ ہے،اس کو وہ کہتے ہیں دعوت وتبلیغ ،دعوت وتبلیغ یہ کہاں دعوت وتبلیغ ہے، نہ تم تقریروں میں کچھ بتاتے ہو بس نکلو نکلو نکلو یہی کہتے ہو، ہاں جو نکلے ہیں ان

کو دین کی تعلیم دیتے ہیں، گھر رہ کر وہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تھے دنیا چھوڑی اور اللہ کے لئے دین سیکھنے کے لئے نکل گئے، تو اب یہ بھی مدرسہ کے طالب علم ہیں مگر یہ اسٹبلیشٹ مدرسہ نہیں ہے بلکہ مسجد، مسجد، ٹھہرتے، ٹھہرتے یہ دین حاصل کر رہے ہیں۔

اور جو دار العلوم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ ایک جگہ ٹھہر کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو یہ بھی مدرسہ ہے وہ بھی مدرسہ ہے، دونوں مدرسے ہیں، مگر اب تبلیغ والوں کو یہ بات کون سمجھائے، یہ جو چند آدمی مل کر گھر سے نکلتے ہیں ان کو قنوت نہیں آتی، التحیات نہیں آتی ان کے لئے بھی مجاہدین کے فضائل بیان کرتے ہیں، لو، یہ کیا بات ہوئی، کون سمجھائے ان اللہ کے بندوں کو، اور اب تو یہ جماعت والے اتنا دور نکل گئے ہیں کہ ان کو سمجھانا بھی اب مشکل ہو گیا ہے۔

ورنہ موٹی بات سمجھو، تین بچے گھر سے نکلے اور ایک مدرسے میں آ کر داخل ہو گئے، وہ مدرسے میں بیٹھ کر دین سیکھ رہے ہیں، ادھر تین لوگ ادھیڑ عمر کے نکلے اب ان کو امیر جماعت مسجد مسجد لئے گھوم رہا ہے، دینی ماحول بھی دکھا رہا ہے اور دین بھی سیکھا رہا ہے، تو یہ بھی مدرسہ ہے وہ بھی مدرسہ ہے، وہ اسٹبلیشٹ مدرسہ ہے یہ موبائل مدرسہ ہے، تو جو فضائل ان طلباء کیلئے ہیں وہی ان کے لئے بھی ہیں، آگے نیا کچھ نہیں ہے ان کے لئے، یہ لوگ اگر ایسا کرتے کہ مسجد مسجد جا کر وہاں کے مقامی مسلمان کو اکٹھا کرتے اور ان کو دین کی وہ بات بتاتے جو وہ نہیں جانتے ہیں تو اس

کا نام تبلیغ ہے، یہ لوگ تو محلے کے لوگوں کو کوئی نئی بات بتاتے ہی نہیں، یہی کہتے ہیں نکلو، نکلو، نکلو، تو تبلیغ کہاں ہوئی، محلے کے لوگ جو بات نہیں جانتے وہ بات ان کو بتاؤ تو اس کا نام ہے تبلیغ، اور تم ان کو گھیر گھار کر گشت کر کے مسجد میں لائے ہو تو یہ ہے دعوت، اللہ کے دین کی طرف بلایا ہے تو وہ آئے ہیں، اب ان کو دین کی کوئی بات تو بتاؤ، تو تبلیغ ہوگی، مگر کوئی بتاتا ہی نہیں اس لئے کوئی ان کی تعلیم میں بیٹھتا بھی نہیں ہے، کیوں؟ سب جانتے ہیں کہ یہ یہی کہیں گے نکلو، نکلو، نکلو، اس کے علاوہ دین کی کوئی بات کہیں گے ہی نہیں، کیا سننے کے لئے بیٹھے لوگ، ہاں یہ جو دس پندرہ لوگ نکلے ہیں ان کو دین کی باتیں سکھاتے ہیں، چوبیس گھنٹے کا ان کا ایک مستقل نظام ہے، اب یہ جو تبلیغ کی یہ تبلیغ تو مدارس میں بھی طلباء کو ہوتی ہیں، لہذا دونوں تعلیم ہے، ایک تعلیم بالغاں ہے دوسری تعلیم نابالغاں، ایک تعلیم ہے ایک جگہ بٹھا کر اور ایک تعلیم ہے جگہ جگہ گھما کر، اور یہ ضروری بھی ہے اس کے بغیر بڑے کیسے دین سیکھیں گے، یہ کام بہت ضروری ہے لیکن اس کو یہ کہنا کہ یہ تبلیغ ہے، یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے، یہ تو تعلیم ہے، بچے ہیں کوئی ذمہ داری نہیں ہے تو مدرسہ میں آ گئے، اب یہ جو بڑے ہیں ان میں کوئی کسانی کرتا ہے، کوئی آجر ہے، کوئی تاجر ہے یہ مدرسہ میں کہاں آسکتے ہیں، اس لئے تین دن کے لئے، ہفتہ کے لئے، دس دن کے لئے، بیس دن کے لئے، چلہ کے لئے گھر سے نکالا جاتا ہے اور نکال کر کہ جگہ جگہ لے جا کر مسجدوں کا ماحول دکھاتے ہیں چونکہ ماحول دکھانے کا بھی اپنا ایک اثر پڑتا ہے، اور

پھر دین سکھایا تو ماحول دکھایا اور پھر دین سکھایا اور یہ جو مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ نے طریقہ رائج کیا ہے very good بہت اچھا طریقہ ہے۔

غلو کا حل

عرض۔ دعوت کے کام میں علماء بھی لگے ہیں وہ بھی عوام کی طرح غلو کا شکار ہو جاتے ہیں، اس کا کیا حل ہے؟

ارشاد۔ اس کا جواب تبلیغ والوں سے پوچھو، پھر فرمایا کہ غلو کا حل ہے نشانے پر تیر لگانا مگر تیر نشانے سے آگے چلا گیا ہے، تو اس کو آگے مت جانے دو، اور جب تک نشانے پر نہیں رکو گے، غلو سے باز نہیں آؤ گے تو صورت حال بگڑتی ہی چلی جائے گی، نیز فرمایا کہ اس میں کچھ قصور ہمارے علماء کا بھی ہے جو اس کام سے جڑے نہیں ہے، بات یہ ہے کہ کچھ سونا کھوٹا ہے اور کچھ سنار کھوٹا ہے، علماء کیسے صحیح نہیں ہے، سنو! مسجدیں اس کا ایک سرکل اور دائرہ ہے، یہ کس کا ہے اماموں کا، یا تبلیغ والوں کا؟

جواب ہے اماموں کا، مگر امام تو وقت پر آتا ہے پندرہ منٹ میں نماز پڑھا کر چلا جاتا ہے، نمازیوں کو التحیات آتی ہے کہ نہیں آتی اس سے اس کو کوئی سروکار نہیں ہوتا، محلے والوں میں سے کون نماز کے لئے آتا ہے کون نہیں آتا اسے کچھ پرواہ نہیں ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ میری ڈیوٹی نہیں ہے، اور یہ تبلیغ والے بے چارے مسجدوں میں آکر پڑ جاتے ہیں، رات دن محلے والوں پر، گاؤں والوں پر محنت کرتے

ہیں،ان کوز بردستی مسجد لاتے ہیں،چلو بھائی مسجد چلو،اب تم بتاؤ!علماء اپنی ذمہ داری پوری کررہے ہیں؟ جواب ہے کہ نہیں کررہے،ٹھیک ہے ملازم ہونے کی حیثیت سے نماز پڑھانا اس کی ذمہ داری ہے،لیکن عالم دین ہونے کی حیثیت سے اس کی کوئی ایکسٹرا ذمہ داری ہے یا نہیں،جواب یہ ہے کہ ہے،اب دیکھو! وہ اس ذمہ داری کو پورا کررہے ہیں؟ جواب ہے نہیں کررہے الا ماشاءاللہ۔

یہ صلیب کی نقل ہے

مجلس میں موجود ایک صاحب نے جبہ پہنا ہوا تھا اور وہ تھے مدرسہ کے فاضل اور جبہ کی بناوٹ ایسی تھی کہ ٹائی کی سی ایک رسی لٹکی ہوئی تھی،اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بھی صلیب کی نقل ہے،کسی مولوی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس کو لٹکائے،لہٰذا اسے نکالو،اس پر ایک صاحب گویا ہوئے کہ یہ اماراتی جبہ ہے،تو فرمایا کہ اسی کو تو کہہ رہا ہوں کہ بدخواہوں نے بڑے سلیقہ سے نیک لوگوں کو بھی اس کا عادی بنادیا ہے،ہٹاؤ اسے۔(جاری)

افادات سعید کا سلسلہ جاری ہے
اب قسط سوم کی باری ہے
یہ سب باتیں حضرت کے حق میں
سلام یقیناً صدقۂ جاری ہے